السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

سائل اور اس کے ساتھیوں کو چند کاروباری معاملات میں دینی رہنمائی کی ضرورت ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ... ٥٩ ... سورة النساء

مسئول ایک اور نئی فیکٹری لگانا چاہتا ہے، جس سے موجودہ فیکٹری کو خام مال بھی ملے گا اور زائد پیداوار مارکیٹ میں فروخت (MD) مسئلہ یہ ہے کہ ایک فیکٹری (کارخانہ) جس کے تقریباً سولہ سو (١٦٠٠) حصہ دار ہیں، اس کا ہوگی۔ وہ اس کے لئے دنیا کے کئی ممالک کا سفر کرتا ہے اور اس پر اپنے ذاتی پیسے خرچ کرتا ہے اور دوسرے حصہ داروں کو کہتا ہے کہ یہ فیکٹری میں اپنے پیسے، اپنے وسائل اور اپنے لئے لگاؤں گا۔ اس کے لئے وہ تقریباً دو سال صرف کرتا کہ وہ فیکٹری نہیں لگا سکتا۔ چونکہ ہر فیکٹری کے لئے بنیادی طور پر سرمایہ کی ضرورت ہے۔ جس کو وہ اپنے وسائل سے حاصل نہیں کر سکتا اب مجبور ہو کر وہ (agreements) ہے لیکن سوائے مختلف قسم کے معاہدے اپنے حصہ داروں کو دعوت دیتا ہے کہ ان میں سے جو چاہے نئی ٹیکٹری میں شریک ہو سکتا ہے اور باہر کے لوگوں کو بھی دعوت دیتا ہے، وہ بھی اس کے شریک کار ہو سکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اس کے لئے مطلوبہ سرمایہ مسئول اپنے لئ نئی فیکٹری کے کل سرمایہ کا (MD) مہیا کرنے میں حصہ لیں اور موجودہ فیکٹری کی زمین اور نقد روپیہ جو نئی فیکٹری کا تقریباً 1/3 حصہ ہوگا لگائیں اور اپنے پاس سے بھی حتی المقدور سرمایہ کاری کریں لیکن میں یعنی 5% فیصد وصول کرونگا اور اس میں کوئی دوسرا حصہ دار نہیں ہوگا اور 5% بطور شیئرز سر ٹفکیٹ کے وصول کرونگا۔ چونکہ ٹیکٹری سٹاک ایکسچینج میں رجسٹرڈ ہوگی، اس لئے فیکٹری مکمل ہونے تک سٹاک ایکسچینج مں اس کی قیمت جو پڑے گی اس کا فائدہ اٹھانے کا حق دار بھی میں ہونگا، کوئی دوسرا اس میں شریک نہیں ہوگا، اس پر اس کے سمجھدار حصہ داروں نے اعتراض کیا کہ تم جس فیکٹری کے 1/3 حصہ کو بنیاد بنا کر 2/3 حصہ سرمایہ لوگوں سے لینا چاہتے ہو تو تم اس کے تنخواہ دار ہو اور آج جو بڑی ٹیکٹریاں ہیں ان کے مطابق تنخواہ، گھر، گاڑیاں، ٹیلیفون، ملازم، ساری دنیا کا سفر، میڈیکل : بیماری کا علاج چاہے لاکھوں میں ہو، وصول کر رہے ہو اور تم نے یہ تمام معاہدے اس ٹیکٹری کے سربراہ کی حیثیت سے کئے ہیں۔ اگر تم اس فیکٹری کی سربراہی سے علیحدہ ہو کر معاہدے کرتے تو تمھیں کمیشن لینے کا اختیار تھا لیکن موجودہ فیکٹری کے سربراہ ہوتے ہوئے جب تم بڑے معاہدے کرتے ہو تو مسئول کا استدلال یہ ہے کہ یہ نئی فیکٹری ہے اور (MD) تمھاری پوزیشن اس سربراہ حکومت کی ہو جاتی ہے جو حکومت کا سربراہ ہونے کے باوجود معاہدے کو اپنی ذاتی حیثیت میں شمار کرے اور اس کے لئے کمیشن مانگے لیکن اس کے لئے کچھ ابتدائی اخراجات میں نے اپنے پاس سے کئے اور ساری منصوبہ بندی اپنی عقل سے کی ہے لیکن اختلاف کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ نئی فیکٹری ایک بہت بڑی فیکٹری جس کی مشینری کی قیمت اربوں روپے میں اور یہاں پاکستان میں بھی مشینری کے علاوہ اربوں روپے درکار ہیں۔ ذاتی حیثیت سے مشینری فروخت کرنے والے تمھیں ملاقات کا ٹائم بھی نہ دیتے اور نہ معاہدہ کرتے کہ یہ اربوں روپے کی مشینری ادھار کئی سال کے لئے دی جائے گی اور پاکستان کے اندر جو سرمایہ کی ضرورت ہے وہ بھی اربوں روپے ہے، ذاتی حیثیت سے کوئی شخص تمھارے ساتھ سرمایہ کاری نہیں کرے گا۔ اگر تم آزمائش کرنا چاہتے ہو تو اس فیکٹری کی سربراہی سے استعفیٰ دے کر پھر لوگوں کو سرمایہ کاری کی دعوت دو کیا وہ تمھاری دعوت قبول کرتے ہیں؟ اور باہر کے جو معاہدے ادھار مشینری کے تم نے کئے وہ بھی اپنی ذاتی حیثیت سے کرو، اگر تم کو کامیابی مل جاتی ہے تو 5% فیصد چھوڑ کر 10% کمیشن نئی فیکٹری سے لے لو لیکن موجودہ فیکٹری کے سربراہ ہوتے ہوئے جس کے تقریباً 1600 حصہ دار ہیں اور اس کی مالیت بھی کئی ارب روپیہ ہے تم اپنی ذات کے لئ کمیشن نہیں لے سکتے اگر کمیشن وصول کرنا ہے تو وہ موجودہ فیکٹری کے منافع میں جمع کر کے 1600 حصہ داروں میں تقسیم کرو، چونکہ تم اس فیکٹری کے سربراہی ہی نہیں امین بھی ہو اور تمھارا اس فیکٹری میں تقریباً 15% حصہ ہے۔ جب یہ کمیشن منافع کی شکل میں ملے گا تو تمھیں تمھارا 15% یعنی کمیشن 1/6 حصہ خود بخود مل جائے گا اور دوسرے حصہ دار کچھ 15% اور کچھ زیادہ اور کچھ کم کے جو مالک ہیں، اسی نسبت سے ان کو بھی کمیشن منافع میں سے حصہ مل جائے گا اور تم جو ابتدائی اخراجات کر چکے ہو چاہے نئی فیکٹری میں، اس کو حصہ کے طور پر رکھ لو یا رقم واپس وصول کر لو لیکن وہ شخص اس سے شدید اختلاف کرتا ہے اور اپنی ضد پر اصرار کرتا ہے۔ ہم سب لوگ یہ چاہتے ہیں کہ شریعت سے رہنمائی حاصل کریں لیکن کہنے والے کہتے ہیں کہ آج کے علماء کاروباری معاملات نہیں سمجھتے اس لئے وہ ہماری مشکل حل نہیں کر سکتے۔

جناب حافظ صاحب (حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ) نے ابھی حال ہی میں آپ نے علماء کا ایک بورڈ تشکیل دیا ہے۔ جس میں چوٹی کے علماء حضرات ہیں، یہ مسئلہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے اس کو حل کر کے کاروباری لوگوں کو شریعت کے اندر رہنمائی فرمائیے تاکہ نہ کوئی ظلم کرے اور نہ اس پر ظلم کیا جائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نفع اور نقصان کی بنیاد پر شراکت والا کاروبار مثلاً فیکٹری اور کارخانہ لگانا جائز ہے بشرطیکہ اس میں سود، فراڈ اور دھوکے کا نام و نشان تک نہ ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے : وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ٢٤ ... سورة ص "اور بہت سے حصہ دار، شریک کار ایک دوسرے پر ظلم و زیادتی کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے اور یہ بہت تھوڑے ہیں۔ (ص : ٢٤))

اگر تمام حصہ دار مذکورہ ایم ڈی (MD) سے متفق ہیں تو اس کے لئے نفع و نقصان میں سے یا فیکٹری کے سرمائے سے کچھ حصہ مثلاً پانچ فی صد مختص کیا جا سکتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : «المسلمون علی شروطھم» مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں۔ (سنن ابی داود : ٣٥٩٤ وسندہ حسن وصححہ ابن الجارود : ٦٣٧ وابن حبان : ١١٩٩، وعلقہ البخاری فی صحیحہ قبل ح ٢٢٧٤ نحو المغنی

اوراگر حصہ دارراضی نہ ہوں یاشک محسوس کریں توایم ڈی صاحب کو منع کردیں اورکہہ دیں کہ ایم ڈی سمیت تمام حصہ دار نفع ونقصان میں برابر کے شریک ہوں گے یا وہ اس کاروبار کو ہی چھوڑدیں۔

شریعت کے قواعد میں سے ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ جس چیز کے بارے میں دل میں کھٹک محسوس ہواور آدمی مطمئن نہ ہو تواس چیز کوچھوڑدینا چاہیئے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام

ج2ص223

محدث فتویٰ